Shariah Advisory in Contemporary Islamic Banks: An Analytical Study

Muhammad Asghar Shahzad[٭]
Habibur Rahman[٭]

ABSTRACT

Complying of Islamic Banking products and services with the principles of Shariah is the essence of Islamic banking industry. A sound and effective Sharīʼah compliance framework is thus critically important to give confidence to the general public about Shariah conformity of Islamic Banking Institutions' (IBIs') products and services. The objective of this study is to compare the Sharīʼah Governance regulations issued by the Central Bank of Pakistan, Bank Nigara Malaysia and other bodies, i.e. Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions (AAOIFI) and Islamic Financial Services Board (IFSB). This study highlights qualification and competency of a Shariah Advisor/ Shariah Supervisory Board Member from the Quran, Sunnah and sayings of renowned Islamic jurists. The study will also address the issues of accountability, audit and role of Shariah supervisory board in Islamic financial institutions. Hence the independence of Shariah advisor is necessary for effectively ensuring Sharīʼah compliance in

٭ Lecturer, Shariah Academy, International Islamic University, Islamabad. (asghar.shahzad@iiu.edu.pk)

٭ Assistant Professor, Chairman Department of Education, Shariah Academy, International Islamic University, Islamabad. (habib-rehman@iiu.edu.pk)

Islamic Bank. The study highlights that the impartial decisions, accountability, transparency, and trustworthiness of Shariah supervisory board is important for the credibility of Islamic Banking. Being an exploratory and analytical study, both primary and secondary sources of data were gathered and used.

اسلامی بنکوں میں شریعہ ایڈوائزری: ایک تجزیاتی مطالعہ

محمد اصغر شہزاد ۞
حبیب الرحمٰن ۞

بنک ایک ایسا ادارہ ہے جو آج کے معاشی نظام میں اعصاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ عصر حاضر میں جب کہ دنیا گلوبل ویلیج کی صورت اختیار کرچکی ہے اس ادارہ کے بغیر تجارتی منڈیاں چلانا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ مغربی بنکوں کے وجود میں آنے کے بعد اسلامی معاشیات کے ماہرین نے بھی اس میدان میں کوششیں شروع کر دیں تاکہ بنکاری نظام کو شریعت کے اصولوں پر استوار کیا جا سکے اور پوری دنیا میں روایتی اور سودی بنکوں کے مقابلے میں اسلامی بنک بنائے جائیں۔ ابتداءً انفرادی سطح پر یہ سوچ پیدا ہوئی لیکن بعد ازاں اس کے لئے منظم انداز میں کوششیں شروع ہو گئیں۔ اس طرح ایک اسلامی بنکاری نظام کو عملی طور پر متعارف کرانے کے لئے متعدد سطحوں پر کاوشیں کی گئیں جن میں مصر کا میت غمر بنک (قائم شدہ ۱۹۶۳ء) اور ملائیشیا میں تبونگ حاجی (قائم شدہ ۱۹۶۹ء) سر فہرست ہیں۔ ان کے علاوہ برصغیر میں بھی اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے چند کوششیں کی گئیں جو کہ نجی سطح پر تھیں جب کہ باقاعدہ سرکاری سطح پر مصری حکومت نے ۱۹۷۱ء میں ایک بنک قائم کیا جس کا نام ناصر سوشل بنک تھا۔ یہ سرکاری بنک ہونے کی بنا پر وسائل میں میت غمر سے بہت بڑا منصوبہ تھا۔ اس کے بعد ۱۹۷۵ء میں اسلامی ترقیاتی بنک کا قیام عمل میں آیا، بعد ازاں دبئی اسلامی بنک اور کویت فنانس ہاوس (۱۹۷۷ء) قائم ہوا۔ پاکستان چوں کہ ایک نظریاتی ریاست ہے، جو کہ اسلام کے نام پر حاصل کی گئی جس میں بھی انسداد سود کے حوالے سے بہت کوششیں کی گئیں، تحریک پاکستان کے قائدین نے دوران تحریک اور قیام پاکستان کے بعد متعدد مواقع پر ایسے خیالات کا برملا اظہار کیا جس سے مملکت خداداد پاکستان کے اسلامی تشخص کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے آئین میں

۞ لیکچرار شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔ (asghar.shahzad@iiu.edu.pk)
۞ اسسٹنٹ پروفیسر / چیئرمین شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔
(habib-rehman@iiu.edu.pk)

بھی یہ بات صراحت سے لکھی ہوئی ہے کہ پاکستان کا کوئی قانون اسلام سے متصادم نہیں ہوگا۔[۱]
قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے جولائی ۱۹۴۸ء کو اسٹیٹ بنک کے افتتاح کے موقع پر فرمایا:

> میں اشتیاق اور دلچسپی سے معلوم کرتا رہوں گا کہ آپ کی ریسرچ آرگنائزیشن بینکاری کے ایسے طریقے کس خوبی سے وضع کرتی ہے جو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات کے مطابق ہوں۔ مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے بے شمار مسائل پیدا کر دیے ہیں اکثر لوگوں کی یہ رائے ہے کہ مغرب کو اس تباہی سے کوئی معجزہ ہی بچا سکتا ہے۔ یہ تباہی مغرب کی وجہ سے ہی دنیا کے سر منڈلا رہی ہے۔ مغربی نظام انسانوں کے مابین انصاف اور بین الاقوامی میدان میں آویزش اور چپقلش دور کرنے میں ناکام رہا ہے۔[۲]

پاکستان میں اسلامی بنکاری کے حوالے سے عملی کام سن ۱۹۷۹ء میں شروع ہوا، اس حوالے سے اسلامی نظریاتی کونسل کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ اسلامی معیشت کے اصولوں سے ہم آہنگ ایسا قابل عمل طریقہ کار وضع کرے جس سے سودی معاشی اور مالیاتی نظام سے چھٹکارا حاصل ہو سکے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے ماہرین معیشت اور بنکاروں کے تعاون سے ایک عبوری رپورٹ نومبر ۱۹۷۸ء اور حتمی رپورٹ فروری ۱۹۸۰ء میں مکمل کی جسے چند ترامیم کے بعد جون ۱۹۸۰ء میں کونسل نے منظور کر لیا۔ پہلی رپورٹ میں ملک کے تین مالیاتی اداروں نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ، آسی پی میوچل فنڈ اور ہاوس بلڈنگ فنانس کارپوریشن سے سود کے خاتمے کا اعلان کیا گیا جس پر یکم جولائی ۱۹۷۹ء کو عمل درآمد کیا گیا۔ اپریل ۱۹۷۹ء میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے چھ ورکنگ گروپ قائم کیے تاکہ معاملے کا جائزہ لیا جائے اور معاشی نظام کو سود سے پاک کیا جا سکے۔ ان ورکنگ گروپوں نے دسمبر ۱۹۷۹ء میں اپنی رپورٹ پیش کی، اس کے علاوہ پاکستان بنکنگ کونسل نے بلا سود نظام بنکاری کے نفاذ کے لیے اعلیٰ ٹاسک فورس قائم کی جس نے ۱۹۸۰ء میں اپنی رپورٹ پیش کردی۔ ۱۹۸۰ء کے آخر میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے تمام تجارتی بنکوں کو یہ حکم جاری کیا کہ وہ ۱۹۸۱ء سے اپنے معاملات غیر سودی بنیادوں پر قائم کرنے کے پابند ہوں گے۔ اسٹیٹ بنک اس حکم نامے کے پیش نظر حکومتی تحویل میں موجود تجارتی بینکوں کی ۷۰۰۰ برانچوں نے یکم جنوری ۱۹۸۱ء کو نفع و نقصان کی بنیاد پر غیر سودی کھاتے کھولنے کی اسکیم شروع کی۔ جون ۱۹۸۴ء کو وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں سودی نظام کے خاتمے کے

۱۔ دستور پاکستان (۱۹۷۳ء)، طباعت ۲۰۱۵، آرٹیکل ۲۲۷ (۱)

2- State Bank of Pakistan, History of Islamic Banking in Pakistan, retrieved on 14 November 2016 at 11:00 am http://sbp.org.pk/IB/abt-his.asp.

حوالے سے ایک ٹائم ٹیبل کا اعلان کیا۔اس تجربے کے بعد محسوس یہ ہوا کہ غیر سودی بنکاری کے نام پر سرمایہ کاری مارک اپ کے گرد گھوم رہی ہے۔اسلامی نظریاتی کونسل نے جو حتمی رپورٹ پیش کی اس میں مارک اپ کے علاوہ اور بھی سرمایہ کاری کے طریقے تجویز کیے گئے،لیکن ان طریقوں کی تنفیذ میں عدم دلچسپی کی وجہ سے مارک کو ہی اختیار کیا گیا جس کی اسلامی نظریاتی کونسل اور علماء نے صرف چند عملی مشکلات کی وجہ سے وقتی طور پر استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔[۳]

بعد ازاں جون ۱۹۹۰ء میں مالی معاملات بھی شریعت کورٹ کے دائرہ کار میں شامل ہوگئے[۴] اور سود کے خلاف اپیلوں کی سماعت شروع ہو گئی۔وفاقی شرعی عدالت نے تمام متعلقہ قوانین اور تجارتی معاملات پر غور کیا۔اس کے بعد تفصیلی فیصلہ کیا کہ سود جس قسم کا بھی ہو اور جس مقصد کے لیے بھی لیا جائے سود(ربا) کے زمرے میں آتا ہے اور اسلامی قوانین کے مطابق مطلقاً حرام ہے۔اس فیصلے کی رو سے حکومت پاکستان کو ۳۰ جون ۱۹۹۲ء تک کا وقت دیا گیا کہ بنکاری نظام کو شرعی اصولوں کی روشنی میں مرتب کرے۔اس کے بعد یونائیٹڈ بنک نے ۱۹۹۹ء میں اپیل دائر کی جس پر سپریم کورٹ نے مجبوری کے تحت جہاں سابقہ نظام کو جاری رکھنے کا فیصلہ دیا وہاں اس فیصلے میں عدالت عظمیٰ نے مذکورہ فیصلہ کے سیکشن ۷ (ا) کے تحت یہ حکم بھی جاری کیا کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان اپنا شریعہ بورڈ تشکیل دے:

Establishment of special departments within the State Bank-Sharia's (*Sharī'ah)* Board for scrutiny and evaluation of Board's procedures and products and for providing guidance for successfully managing the Islamic economics.[5]

چوں کہ اسلامی بنکاری اور اسلامی معاشیات وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اس لیے بنک میں مالیاتی امور کی نگرانی کے لیے شریعہ بورڈ بھی نہایت ضروری ہے۔مروجہ اسلامی بنکوں میں شریعہ ایڈوائزر کا کام نئے متعارف کردہ اسالیب تمویل اور بنک کی خدمات کی منظوری اور معاملے کی شرعی حیثیت کا تعین کرنا ہوتا ہے۔مزید یہ کہ شریعہ آڈٹ کے ذریعے اس بات کی یقین دہانی کرنا کہ آیا شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں؟ شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کے کام کی نزاکت کے باعث اسٹیٹ بنک آف

۳- اسلامی نظریاتی کونسل، **رپورٹ بلاسود بنکاری** (اسلام آباد: اسلامی نظریاتی کونسل، ۲۰۰۲ء)، ۵۔

۴- دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان(۱۹۷۳ء)،طباعت ۲۰۱۵، آرٹیکل ۲۰۳ (ج)۔

5- PLD 2000 SC 225.

پاکستان وقتاً فوقتاً نئی پالیسیاں متعارف کرواتا رہتا ہے۔ اسی مقصد کے لئے اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے ۲۰۱۴ء میں شریعہ گورننس فریم ورک جاری کیا جو بعد ازاں ۲۰۱۵ء میں نافذ ہوا۔ اسی طرح بنک نگارا ملائشیاء نے بھی شریعہ گورننس کے حوالے سے ہدایات جاری کی ہیں جو کہ ۲۰۱۱ء سے نافذ کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ هيئة المحاسبة والمراجعة[۶] (AAOIFI) اور مجلس الخدمات المالية الإسلامية[۷] نے بھی شریعہ گورننس کے حوالے سے معاییر جو کہ بہت سے ممالک کے اسلامی بنکوں میں نافذ ہیں۔ اسلامی بنکوں میں شریعہ گورننس کی اہمیت کے پیش نظر بہت سے محققین نے اس موضوع کو اپنی تحقیقی کاوشوں کا مرکز بنایا ہے۔

نرہستے اور شائستہ ارشد نے الأكاديمية العالمية للبحوث الشرعية کی دوسری کانفرنس میں اسلامی بنکوں میں شریعہ ایڈوائزری بورڈ کے کردار کے حوالے سے ایک مقالہ پیش کیا جس میں انھوں نے ملائشیا، انڈونیشیاء اور برنائی دارالسلام کے اسلامی بنکوں میں شریعہ گورننس کا جائزہ لیتے ہوئے ایک تقابلی جائزہ پیش کیا۔ اس مقالے میں مقالہ نگار اس نتیجے پر پہنچے کہ ملائشیا، انڈونیشیا اور برنائی دارالسلام شریعہ گورننس میں زیادہ فرق نہیں البتہ قانون سازی کے حوالے سے ملائشیاء مذکورہ دو ممالک سے بہتر ہے۔[۸]

مفتی محمد اقبال اور ڈاکٹر لطف اللہ ثاقب نے **مالیاتی ادارے اور شریعہ ایڈوائزری بورڈ ضرورت، ذمہ داریاں اور ضابطے (تنقیدی جائزہ)** کے موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی جس میں انھوں نے مفتی کی اہلیت،

۶- هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية (Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions) اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے حساب نویسی و محاسبی اور شریعہ کے معاییر تیار کرتا ہے۔ دنیا میں متعدد ممالک هيئة المحاسبة والمراجعة کے تیار کردہ معاییر سے استفادہ کررہے ہیں۔ اس کا صدر دفتر بحرین میں ہے۔

۷- مجلس الخدمات المالية الإسلامية (Islamic Financial Services Board)، ملائشیا کا ادارہ ہے جو کہ اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے معاییر تیار کرتا ہے۔ مجلس الخدمات المالية الإسلامية کے تیار کردہ معاییر سے بہت سے اسلامی مالیاتی ادارے استفادہ کررہے ہیں

8- Nurhastuty Wardhany and Shaista Arshad, "The Role of Shariah Board in Islamic Banks: A Case Study of Malaysia, Indonesia and Brunei Darussalam", 2nd Colloquium Islamic Finance in Challenging Economy Moving Forward Organized by International Shariah Research Academy and Bank Negara Malaysia, 27th November 2012.

قابلیت اور مقام کو شریعت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے مروجہ اسلامی بنکوں میں شریعہ ایڈوائزری اور شریعہ بورڈ کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا۔ اسلامی بنکوں میں شریعہ ایڈوائزری کی اہلیت کے حوالے سے انھوں نے وفاق المدارس کے نصاب کو ذکر کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا کہ مدارس کے فضلا اس نصاب کے ساتھ یہ اہلیت نہیں رکھتے کہ وہ اس قدر اہم ذمہ داری کو پورا کر سکیں، اس مقصد کے لئے تخصص کے پروگرام شروع کرنے کی ضرورت ہے۔[۹]

ڈاکٹر بیدج توفیق اپنے مقالے **کارپوریٹ گورننس** میں شریعہ سپروائزری بورڈ کی اہمیت کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ اسلامی بنکوں میں مضبوط کارپوریٹ گورننس کے لئے احتساب، شفافیت اور اعتماد بے حد ضروری ہے بنک میں بورڈ آف ڈائریکٹرز شئیر ہولڈرز کے نمائندے کی حیثیت سے شفافیت اور احتساب کو قائم رکھنے کے لئے اقدامات کرتے ہیں جب کہ شریعہ بورڈ (جو کہ اسلامی بنکوں میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہوئے اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ اسلامی بنکوں کی تمام مصنوعات اور خدمات اسلامی احکام کے مطابق ہوں۔) اپنی تحقیق میں اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ اگر کسی بنک میں شریعہ گورننس کے قوانین کا نفاذ صحیح طرح ہو تو وہاں غیر اخلاقی اور غیر شرعی معالات سے بچا جا سکتا ہے۔[۱۰]

کریم جنینا اور اظہر حامد نے اسلامی بنکوں میں شریعہ گورننس پر مستقل کتاب لکھی ہے جس میں انھوں نے شریعہ گورننس کی اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے مختلف ممالک کے شریعہ گورننس کے ماڈل ذکر کیے ہیں۔ مذکورہ کتاب میں شریعہ سپروائزری بورڈ کی تعیناتی، قابلیت و اہلیت اور معاوضے کو ذکر کیا اور شریعہ سپروائزر بورڈ کے اختیارات کے علاوہ انتظامیہ سے تنازعات کی صورت میں ممکنہ حل تجویز کیا ہے۔[۱۱]

انور خلیفہ ابراہیم السادۃ نے Surrey یونی ورسٹی برطانیہ سے "**کارپوریٹ گورننس، خصوصیات اور شریعہ بورڈ کے کردار**" کے عنوان پر اپنی پی ایچ ڈی کا مقالہ ۲۰۰۷ء میں تحریر کیا جس میں انھوں نے بالخصوص برطانیہ کے اسلامی بنکوں میں گورننس کا نظام اور دیگر ممالک مثلاً سوڈان، پاکستان اور ملائشیا کے شریعہ گورننس کو

۹- مفتی محمد اقبال اور ڈاکٹر لطف اللہ ثاقب، **مالیاتی ادارے اور شریعہ ایڈوائزری بورڈ ضرورت، ذمہ داریاں، ضابطے (تنقیدی جائزہ)** (پشاور: سینٹر آف ایکسی لینس ان اسلامک فنانس، انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز، ۲۰۱۵)۔

10- Dr. Bedj Bedj Toufik, "The Role of Shari'ah Supervisory Board in Ensuring Good Corporate Governance Practice in Islamic Banks" International Journal of Contemporary Applied Sciences, Vol. 2 No. 2 February 2015.

11- Karim Ginena and Azhar Hamid, "Foundations of Sharı¯'ah Governance of Islamic Banks" John Wiley & Sons Ltd, 2015.

بالعموم ذکر کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسلامی بنکوں کے کھاتہ داروں کا اعتماد برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ شریعہ بورڈ اپنے فرائض بخوبی سرانجام دے۔

گو کہ اس موضوع پر قابل قدر کاوشیں کی گئی ہیں تاہم اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اسٹیٹ بنک، بنک نگارا ملائیشیا، هيئة المحاسبة والمراجعة (AAOIFI) اور مجلس الخدمات المالية الإسلامية کے شریعہ گورننس فریم ورک (معاییر) کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے اور ممبر شریعہ بورڈ (شریعہ ایڈوائزر) کی اہلیت، غیر جانبداری اور خود مختاری کا شرعی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے۔اس ضرورت کے پیش نظر اس مقالے میں اسلامی بنکوں میں موجود شریعہ بورڈ کی تشکیل، طریقہ کار اور ذمہ داریوں کا قرآن و سنت کی روشنی میں تحقیقی جائزہ لیا جائے گا اور مذکورہ اداروں کے شریعہ گورننس فریم ورک (معاییر) کا تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا اور آخر میں نتائج اور سفارشات پیش کی جائیں گی۔

مروجہ اسلامی بنکوں میں شریعہ ایڈوائزری کی اہمیت اور ضرورت

اسلامی بنکاری نہایت تیز رفتاری سے نہ صرف مسلم ممالک بلکہ غیر مسلم ممالک کے اندر بھی بڑھ رہی ہے جو کہ سودی بنکاری کا ایک متبادل نظام ہے۔ اسلامی بنکاری اور سودی بنکاری میں بنیادی فرق شرعی قوانین کے نفاذ کا ہے، سودی بنکوں میں سود کا لین دین ہوتا ہے جب کہ اسلامی بنکوں میں تجارت اور شراکت کی بنیاد پر تمویل کی جاتی ہے۔ سود کی حرمت قرآن و سنت میں بڑی وضاحت سے ملتی ہے جس کی وجہ سے مسلم دنیا میں اسلامی بنکاری کو فروغ مل رہا ہے۔ اسلامی بنکاری کے لیے موجودہ دور میں سب سے بڑا چیلنج اس کے گاہکوں کا اعتماد ہے۔ اگر اسلامی بنکوں کے اسالیب تمویل اور خدمات سود سے پاک نہ ہو تو اسلامی بنکاری اور سودی بنکاری میں کوئی فرق نہ رہے گا۔ اس امر کی یقین دہانی کے لیے کہ کیا اسلامی بنکوں میں شریعت کے اصولوں کی پاسداری کی جارہی ہے بنکوں کے لیے ضروری ہے کہ مستند علما اور مفتیان کرام سے رہ نمائی لیں اور ان کی نگرانی میں کام کریں جو قرآن و سنت کے علاوہ علم الاقتصاد اور مالی معاملات پر بھی عمیق نگاہ رکھتے ہوں۔

مفتیان کرام جہاں مسلم معاشرے کی فقہی و شرعی امور میں رہ نمائی کرتے ہیں وہاں قانون و انصاف سے وابستہ افراد اور مالیاتی اداروں کو بھی دینی مشاورت فراہم کرتے ہیں۔ ایک دینی و نظریاتی مملکت میں اس طرح کے کردار کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ مفتی کے مقام اور عظمت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اسے فقہا اللہ تعالی کا نمائندہ اور نائب قرار دیتے ہیں۔ معروف فقیہ ابن الصلاح اس حدیث "إن العلماء

ورثة الأنبياء"(۱۲) (بلاشبہ علما انبیا کے وارث ہیں) کے تحت لکھتے ہیں: "فأثبت للعلماء خصيصة فاقوا بها سائر الأمة، وما هم بصدده من أمر الفتوى--- ولذلك قيل في الفتيا: إنها توقيع عن الله تبارك وتعالى"(۱۳) (اس حدیث سے علما کی تمام امت پر فوقیت اور برتری کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے اور فتویٰ کے امور بھی اس میں شامل ہیں۔یہی وجہ ہے کہ فتویٰ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مفتی اللہ کے نائب کے طور پر فتویٰ پر دستخط کرتا ہے۔)

معروف فقیہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"اعْلَم أَن الْإِفْتَاء عَظِيم الْخطر كَبِير الْموقع كثير الْفضل لِأَن الْمُفْتِي وَارِث الْأَنْبِيَاء صلوَات الله وَسَلَامه عَلَيْهِم وقائم بِفَرْض الْكِفَايَة لكنه معرض للخطأوَلِهَذَا قَالُوا الْمُفْتِي موقع عَن الله تَعَالَى."(۱۴) (فتویٰ دینا بہت نازک کام ہے اور یہ بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے کیوں کہ مفتی انبیاء علیہم السلام کا جان نشین ہے اور فرض کفایہ ادا کرتا ہے لیکن اس میں غلطی کا بھی شکار ہو سکتا ہے،اس عظیم منصب کی وجہ سے مفتی کو اللہ تعالی کا نائب قرار دیا جاتا ہے۔)

جس فن یا شعبہ میں مہارت نہ ہو اور اس کے بارے میں ضروری علم نہ ہو، اس کے جواز یا عدم جواز کا فتویٰ کس قدر سنگین جرم اور گناہ ہے اس کا اندازہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث سے کیا جا سکتا ہے:"إن اللهَ لا يقبِض العِلمَ انتزاعاً ينتزِعهُ من العبادِ، ولكنْ يَقبضُ العِلمَ بقبضِ العلماءِ، حتى إذا لم يُبقِ عالِماً؛ اتَّخذَ الناسُ رُؤُوساً جهَّالاً، فسئِلوا، فأفتَوا بغيرِ علمٍ. (وفي روايةٍ: فيُفتونَ برأيهم، فَضَلُّوا وأضَلُّوا" (۱۵) (اللہ تعالی علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے بندوں کے (دل و دماغ سے) نکال

۱۲- ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی، **سنن أبي داؤد**، کتاب العلم- باب الحثّ على طلب العلم (دار الرسالة العالمية،۱۴۳۰ھ - ۲۰۰۹ء)،۵: ۴۸۵،حدیث:۳۶۴۱۔

۱۳- عثمان بن عبد الرحمن،ابو عمرو، تقی الدین المعروف ابن الصلاح،**أدب المفتي والمستفتي**،موفق عبد اللہ عبد القادر (مدینہ منورہ: مكتبة العلوم والحكم، ۱۴۲۳ھ- ۲۰۰۲ء)،۱: ۷۲۔

۱۴- ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی،**آداب الفتوى والمفتي والمستفتي**، تحقیق: بسام عبد الوہاب الجابی (دمشق: دار الفکر،۱۴۰۸ھ)،۷۲۔

۱۵- محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحيح البخاري**، کتاب العلم باب كيفَ يُقبَضُ الْعِلمُ، (قاہرہ: دار الشعب، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء)،۱: ۳۶، رقم: ۱۰۰۔

دے، بلکہ وہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علما کو (اس دنیا سے) اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا قائد بنالیں گے، ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گم راہ کریں گے۔)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر علم کے فتویٰ دینے کے نتیجے میں فتویٰ دینے والا خود بھی گم راہی کے گڑھے میں گر جاتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کا وبال اس پر ہوگا۔ اس لیے جدید پیچیدہ معاشی مسائل میں جس قدر علم اور مہارت درکار ہے اس کے بغیر رائے زنی ایمان اور دین کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ ایک اور مقام پر رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مَنْ أُفْتِيَ بِفُتْيَا غَيْرَ ثَبَتٍ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ"[۱۶] (جس نے بغیر دلیل کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے کو ہوگا۔)

اس مقصد کے حصول کے لیے اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے ملک میں تمام اسلامی بنکوں کے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ شریعہ ایڈوائزرز، اور شریعہ بورڈ ممبران کی خدمات حاصل کریں، جن کے لیے ضروری ہے کہ وہ مفتی ہوں اور بنک کے عملے کی نئی پراڈکٹس بنانے میں راہ نمائی کریں۔ اور شریعہ آڈٹ کے ذریعے اس بات کی یقین دہانی کریں کہ آیا بنک میں کوئی مالی معاملہ غیر شرعی تو نہیں۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان اور بنک نگارا ملائشیا نے شریعہ گورننس کے حوالے سے تفصیلی فریم ورک نافذ کیا ہے، تحقیقی مقالے میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان، بنک نگارا ملائشیا، آئی او فی، اور آئی ایف ایس بی کے شریعہ گورننس کے قوانین کا تقابلی مطالعہ کیا جائے گا۔

شریعہ گورننس کے متداول طریقے

اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے شریعہ گورننس فریم ورک کا تعارف

پاکستان میں اسلامی بنکاری دوبارہ ۲۰۰۱ء میں شروع ہوئی، اسلامی بنکاری کو شرعی اصولوں پر چلانے کے لیے اسٹیٹ بنک آف پاکستان وقتاً فوقتاً اسلامی بنکوں کے لیے قوانین متعارف کرواتا ہے۔ ابتدا میں اسلامی بنکوں کی پراڈکٹس اور خدمات میں یکسانیت کے لیے اسٹیٹ بنک نے ایک مراسلہ جاری کیا جس میں مختلف اسالیب

۱۶– محمد بن یزید القزوینی، **سنن ابن ماجة**، بَابُ اجْتِنَابِ الرَّأْيِ وَالْقِيَاسِ (دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي، س ن)، ۱: ۳۷، رقم: ۵۳۔

تمویل کی وضاحت کی گئی اور اسلامی بنکوں کو اپنی پراڈکٹس اور خدمات میں شریعت کی پیروی کو یقینی بنانے کے لیے اسلامی بنکوں کے لیے لازم قرار دیا کہ ہر اسلامی بنک خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی، ایک شریعہ مشیر تعینات کرے جو بنک کی پراڈکٹس اور خدمات کی تیاری اور اس کے نفاذ کے حوالے سے شرعی راہ نمائی کرے اور شریعہ آڈٹ کے ذریعے اس بات کی یقین دہانی کرے کہ بنک میں تمام پراڈکٹس اور خدمات شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو رہی ہیں یا نہیں؟[۱۷] اگر شریعہ ایڈوائزر یہ محسوس کرے کہ بنک کی پراڈکٹس اور اسالیب تمویل میں شریعہ اصولوں کی پیروی نہیں کی جارہی تو شریعہ ایڈوائزر اس خاص پراڈکٹ سے حاصل ہونے والی آمدن کو خیرات کے فنڈ میں شامل کرے گا۔

بعد ازاں پاکستان میں اسلامی بنکاری کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے ۲۰۱۴ء میں ایک تفصیلی اور جامع شریعہ گورننس فریم ورک جاری کیا جس کا اطلاق تمام اسلامی بنکوں، اور سودی بنکوں کی اسلامی شاخوں پر ہوتا ہے۔ اس سرکلر کا مقصد اسلامی بنکوں کی پراڈکٹس اور خدمات میں شریعت کی پیروی کو زیادہ موثر بنانا ہے، اس حوالے سے بنک کے مندرجہ ذیل طبقات کی ذمے داری بھی واضح کی گئی:

۱۔ بورڈ آف ڈائیریکٹرز

۲۔ ایگزیکٹو مینجمنٹ

۳۔ شریعہ بورڈ

اس فریم ورک کے مطابق اسلامی بنکوں کے لیے لازم ہے کہ کم از کم تین علما پر مبنی شریعہ بورڈ تشکیل دیں جس کے ممبران میں سے ایک ممبر کل وقتی شریعہ مشیر کے طور پر بنک میں اپنی خدمات سرانجام دے گا۔ شریعہ بورڈ میں قانون، اکاونٹنگ اور معاشیات کے ماہرین بھی ضرورت کے پیش نظر علما کے علاوہ شامل کیے جاسکتے ہیں۔ شریعہ بورڈ کے ممبران تین سال کے لیے تعینات کیے جائیں گے جن کو دوبارہ منتخب کیا جاسکتا ہے۔ اس گورننس فریم ورک میں جہاں شریعہ سپروائزری بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کی ذمہ داریوں کی وضاحت کی گئی ہے وہاں شریعہ

۱۷۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

Instructions and Guidelines for *Sharī'ah* Compliance in Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 2, Sate Bank of Pakistan, (2008) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/C2.htm.

گورننس کے صحیح نفاذ کو چیک کرنے کے لیے اسلامی بنکوں میں مندرجہ ذیل آڈٹ بھی ضروری قرار دیے تاکہ اس بات کی یقین دہانی ہوسکے کہ شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ سپروائزری بورڈ کی ہدایات پر کماحقہ عمل ہورہاہے؟[۱۸]

اندرونی شریعہ آڈٹ (Internal *Sharī'ah* Audit)

تمام اسلامی بنکوں میں ایک شریعہ آڈٹ یونٹ ہوگا جو کہ انٹرنل (اندرونی) شریعہ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کا حصہ ہوسکتا ہے یا الگ سے آزاد یونٹ جو بنک کے حجم پر منحصر ہے۔ اس یونٹ کا مقصد بنک کے معاملات کو بغور چیک کرنا ہے تاکہ اس بات کی یقین دہانی ہوسکے کہ آیا معاملات شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں؟

بیرونی شریعہ آڈٹ (External *Sharī'ah* Audit)

اسلامی بنک کے معاملات پر آزاد رائے اور بنک کے معاملات میں شریعت کی پیروی کو چیک کرنے کے لیے اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے مذکورہ شریعہ گورننس فریم ورک کے ذریعے تمام اسلامی بنکوں کے لیے لازم قرار دیاہے کہ وہ بیرونی شریعہ آڈٹ کروائیں۔

بنک نگارا ملائشیا کے شریعہ گورننس فریم ورک کا تعارف

بنک نگارا، ملائشیا کا مرکزی بنک ہے، جس نے ہمیشہ ملکی سطح پر مالیاتی اداروں میں شرعی قوانین کے نفاذ کو ترجیح دی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے بنک نگارا ملائشیا نے ۲۰۱۰ء میں اسلامی بنکوں کے لیے بنک نگارا ملائشیا ایکٹ ۲۰۰۹ء کے سیکشن ۵۳ (A) کے تحت ایک شریعہ گورننس فریم ورک ترتیب دیا ہے جو کہ یکم جنوری ۲۰۱۱ء سے موثر ہوا۔ اس فریم ورک کا بنیادی مقصد مالیاتی اداروں کی مصنوعات اور خدمات میں شرعی اصولوں کی پیروی ہے۔[۱۹] یہ شریعہ گورننس فریم ورک دو طرفہ ہے، ایک طرف مرکزی شریعہ ایڈوائزری کونسل[۲۰] جو کہ مرکزی بنک کی سطح پر بنائی گئی اور دوسری طرف بنک کی سطح پر کمیٹی بنائی گئی جو کہ ہر بنک کی اپنی ایک شریعہ

۱۸- مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

Sharī'ah Governance Framework for Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 1, Sate Bank of Pakistan, (2015) accessed October 18 2016, http ://www .sbp.org.pk/ ibd/ 2015/ C1.htm.

19- BNM. (2004). Guidelines on the Governance of Sharī'ah Committee for the Islamic Financial Institutions. Bank Negara Malaysia, (The Central Bank of Malaysia).

۲۰- مرکزی شریعہ ایڈوائزری کمیٹی بنک نگارا ملائشیا ایکٹ ۲۰۰۹ء کے سیکشن ۵۱ کے تحت قائم کی گئی۔

ایڈوائزری کمیٹی ہوگی۔ بنک کی شریعہ ایڈوائزری کمیٹی بنک کی سطح پر معاملات میں بنک کے عملے کی راہ نمائی کرتی ہے اور فتاویٰ جاری کرتی ہے جب کہ مرکزی شریعہ ایڈوائزری کونسل اسلامی بنکوں کے لیے مرکزی بنک کی سطح پر قوانین بناتی ہے اور فتاویٰ جاری کرتی ہے۔ مذکورہ شریعہ گورننس کے دائرہ کار میں نہ صرف اسلامی بنک بلکہ تکافل کمپنیاں اور دیگر اسلامی مالیاتی ادارے بھی شامل ہیں۔ اس گورننس فریم ورک میں جہاں شریعہ کمیٹی کی ذمہ داریوں کا ذکر کیا گیا ہے وہاں ان کی قابلیت اور اہلیت کا بھی تفصیل سے ذکر ملتا ہے جو کہ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے جاری کردہ شریعہ گورننس فریم ورک سے مختلف ہے۔ شریعہ کمیٹی کی آزادی اور خودمختاری کو برقرار رکھنے کے لئے شریعہ کمیٹی کی تقرری اور جوابدہی انتظامیہ کی بجائے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو دی گئی ہے۔

اندرونی شریعہ آڈٹ(Internal *Sharī'ah* Audit)

اس امر کی یقین دہانی کے لئے کہ آیا شریعہ کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ فتاویٰ اور قوانین پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں، اسلامی مالیاتی اداروں کا شریعہ آڈٹ کیا جائے گا۔ شریعہ آڈٹ کو موثر بنانے کے حوالے سے پالیسی شریعہ کمیٹی اور بورڈ آڈٹ کمیٹی طے کریں گے۔ شریعہ آڈٹ کے نتائج اور سفارشات بورڈ آڈٹ کمیٹی اور شریعہ کمیٹی کو پیش کیے جائیں گے۔ بنک نگارا ملائشیا کے اس گورننس فریم ورک میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے ایک منفرد بات یہ ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارہ بنک کے مفاد میں اپنے عملے کے علاوہ کسی دوسری پارٹی سے بھی آڈٹ کرواسکتا ہے۔

هيئة المحاسبة والمراجعة کے شریعہ گورننس معاییر کا تعارف

هيئة المحاسبة والمراجعة[۲۱] نے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے معاییر الشریعہ کے علاوہ اکاونٹنگ، آڈیٹنگ اور گورننس کے معاییر بھی متعارف کروائے ہیں۔ تاحال هيئة المحاسبة والمراجعة کے تیار کردہ گورننس کے معاییر کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

1- *Sharī'ah* Supervisory Board: Appointment, Composition and Report,

---

۲۱- هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية (Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions) یہ ادارہ اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے اکاونٹنگ، آڈیٹنگ اور شریعہ کے معاییر تیار کرتا ہے۔ دنیا میں متعدد ممالک هيئة المحاسبة والمراجعة کے تیار کردہ معاییر سے استفادہ کررہے ہیں۔ اس کا صدر دفتر بحرین میں ہے۔

2- *Sharī'ah* Review,
3- Internal *Sharī'ah* Review,
4- Audit & Governance Committee for Islamic Financial Institutions,
5- Independence of *Sharī'ah* Supervisory Boards,
6- Statement on Governance Principles for Islamic Financial Institutions,
7- Corporate Social Responsibility Conduct and Disclosure for Islamic Financial Institutions.

ھیئة المحاسبة والمراجعة میں شریعہ سپروائزری بورڈ کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے:

"An independent body of specialized jurist in *fiqh al mua'malat* (Islamic commercial jurisprudence). However, the *Sharī'ah* supervisory board may include a member other than those specialized in *Fiqh al mua'malat*, but should be an expert in the field of Islamic financial institutions (IFIs) with the knowledge of *fiqh al mua'malat*." (22)

شریعہ ایڈوائزری بورڈ سے مراد فقہ المعاملات کے متخصص اور خود مختار فقہا کی کمیٹی ہے۔ علاوہ ازیں شریعہ سپروائزری بورڈ میں ایسے ممبران شامل کیے جاسکتے ہیں جو فقہ المعاملات میں متخصص نہ ہوں لیکن اسلامی مالیاتی اداروں میں کام کی مہارت اور فقہ المعاملات کا بھی علم رکھتے ہوں۔

ھیئة المحاسبة والمراجعة کے مطابق شریعہ سپروائزری بورڈ کے کم از کم تین ممبران ہوں، جن کی ذمے داری یہ ہے کہ وہ اسلامی مالیاتی اداروں کے معاملات کو فتویٰ اور راہ نمائی کے ذریعے شریعت کے مطابق چلانے کو یقینی بنائیں۔ شریعہ بورڈ کے ممبران کی تقرری سالانہ عام اجلاس میں سفارشات کی بنیاد پر کی جائے۔ شریعہ بورڈ میں قانون، اکاونٹنگ اور معاشیات کے ماہرین بھی ضرورت کے پیش نظر علما کے علاوہ شامل کیے جا سکتے ہیں۔ شریعہ بورڈ کی آزادی اور خود مختاری کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ ہی کسی بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ہوں نہ ہی وہ شئیر ہولڈر ہوں اور نہ ہی ان کے پاس بنک کا کوئی انتظامی عہدہ ہو۔ شریعہ بورڈ کے کسی ممبر کی برطرفی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سفارشات اور سالانہ عام اجلاس میں شئیر ہولڈرز کی منظوری سے ہونی چاہیے۔(۲۳)

22- AAOIFI. (2008). Governance Standards for Islamic Financial Institutions. In *Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions.* Bahrain.: Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions. P.O.Box 1176, Manama, Bahrain. Page 4.

۲۳- مصدر سابق، ۴۔

مجلس الخدمات المالية الإسلامية کی شریعہ گورننس کے متعلق ہدایات کا تعارف

مجلس الخدمات المالية الإسلامية ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جو اسلامی بنکوں کے لیے معایير تیار کرتا ہے اور اسلامی بنکوں کے شریعت کے مطابق کام کرنے کے لیے قواعد و ضوابط طے کرتا ہے۔ مجلس الخدمات المالية الإسلامية کی کونسل نے جدہ میں اپنے نویں اجلاس میں ایک جامع شریعہ گورننس فریم ورک کی تیاری کی منظوری دی جس میں شریعہ آڈٹ اور گورننس کے حوالے سے راہ نمائی مل سکتی ہے۔[24] مجلس الخدمات المالية الإسلامية کے مطابق شریعہ گورننس کی تعریف حسب ذیل ہے۔

"The Sharīʼah governance system is a set of institutional and organizational arrangement through which an Islamic financial institution ensures that there is effective independent oversight of Sharīʼah compliance over each of the following structures and process:

1- Issuance of relevant Sharīʼah pronouncement or resolution. This refers to a juristic opinion on any matter pertaining to Sharīʼah issues in Islamic finance given by the appropriately mandated Sharīʼah board.

2- Dissemination of information on such Sharīʼah pronouncement or resolutions to the operative personnel of the IFIS who monitor the day-to-day compliance with the Sharīʼah resolutions vis-à-vis every level of operations and each transaction. However, this task would normally be done by the internal Sharīʼah compliance department.

3- An internal Sharīʼah compliance review or audit reports that if there is any incident of non-compliance, it should be recorded and addressed and rectified. With regard to this, IFSB-3 sets out

24- IFSB. (2009). *Guiding principles on Sharīʼah governance systems for institutions offering islamic financial services.* Islamic financial services board.

that Sharī'ah resolution issued by the Sharī'ah boards should be strictly adhered to.

4- *An annual Sharī'ah compliance review or audit for verifying that internal Sharī'ah compliance review or audit has been appropriately carried out and its findings have been duly noted by the Sharī'ah boards."* (25)

شریعہ گورننس فریم ورک سے مراد اداراتی اور تنظیمی انتظامات ہیں جن کے ذریعے اسلامی مالیاتی اداروں میں آزاد اور موثر شریعہ نگرانی کے مندرجہ ذیل عملی ڈھانچے کی یقین دہانی کرائی جائے:

۱- منتخب شریعہ بورڈ کی طرف سے اسلامی مالیات کے مسائل پر فقہی رائے دینا اور فتویٰ جاری کرنا۔

۲- ان فتویٰ کے حوالے سے معلومات اور تربیت، بنک کے عملے کو دینا جو روزانہ کی بنیاد پر بنک کے ہر معاملے کو دیکھتے ہیں کہ آیا شریعہ کے مطابق ہیں؟ تاہم یہ کام عموماً انٹرنل شریعہ کمپلائنس ڈیپارٹمنٹ والے کرتے ہیں۔

۳- انٹرنل شریعہ کمپلائنس کے جائزہ اور آڈٹ رپورٹ کی بنیاد پر دیکھا جائے کہ کوئی شریعت کی عدم تعمیل کی صورت تو نہیں پائی جاتی، اگر کوئی کمی ہو تو اس کو نوٹ کر کے تصحیح کی جائے اور اس حوالے سے (IFSB-3) کے مطابق شریعہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ فتویٰ کی مکمل طور پر پیروی کی جائے۔

۴- سالانہ بنیاد پر شریعہ کمپلائنس کا جائزہ یا آڈٹ کروایا جائے جو اس بات کی یقین دہانی کروائے کہ انٹرنل شریعہ کمپلائنس صحیح طور پر کام کر رہا ہے اور ان کے تجزیے کے نتائج شریعہ بورڈ کے علم میں لائے گئے ہیں۔

مزید براں مجلس الخدمات المالية الإسلامية کے مطابق اسلامی بنکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعہ بورڈ تعینات کریں اور اپنے روایتی آڈٹ کے ساتھ مالیاتی ادارے کا اندرونی اور بیرونی شریعہ آڈٹ یونٹ قائم کریں اور دیگر ضوابط کے ساتھ شرعی قوانین پر بھی عمل کو بھی یقینی بنائیں۔ مجلس الخدمات المالية الإسلامية نے شریعہ گورننس فریم ورک کو مندرجہ ذیل جدول کے ذریعے واضح کیا ہے:

۲۵- مصدر سابق، ۵۔

عمل	روایتی گورننس کا طریقہ کار	اسلامی مالیاتی اداروں کا طریقہ کار
گورننس	بورڈ آف گورننس	شریعہ بورڈ
کنٹرول	اندرونی آڈٹ(Internal Audit) بیرونی آڈٹ (External Audit)	انٹرنل شریعہ ریویو یونٹ ایکسٹرنل شریعہ ریویو
کمپلائنس	ریگولیٹری اور فنانشل کمپلائنس آفیسر، یونٹ یا ڈیپارٹمنٹ	انٹرنل شریعہ کمپلائنس یونٹ

شریعہ گورننس کے قوانین کا تقابلی جائزہ

اہم نکات	سٹیٹ بنک آف پاکستان	بنک نگارا ملائیشیاء	هيئة المحاسبة والمراجعة	مجلس الخدمات المالية الإسلامية
شریعہ بورڈ کی تقرری	ہر اسلامی مالیاتی ادارے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسٹیٹ بنک کے جاری کردہ معیار کے مطابق ایک شریعہ بورڈ تعینات کرے۔[۲۶]	تمام اسلامی بنکوں کی سطح پر ایک شریعہ ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ بنک کے روز مرہ کے معاملات میں راہ نمائی کرے۔[۲۷]	ہر اسلامی مالیاتی ادارے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک شریعہ بورڈ تعینات کرے۔ شریعہ بورڈ کی تقرری سالانہ عام اجلاس میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تجاویز کی بنیاد پر کی جائے۔[۲۸]	وہ ادارے جو اسلامی مالیاتی خدمات فراہم کرتے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ معروف و معتبر شریعہ بورڈ قائم کریں۔[۲۹]
ممبر شریعہ بورڈ کی اہلیت اور	شھادۃ العالمیہ کی سند (درس نظامی) کسی منظور شدہ ادارے سے کم از کم ۷۰ فیصد نمبروں	شریعہ کمیٹی کا ممبر ہونے کے لیے امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمان	”شریعہ ایڈوائزری بورڈ سے مراد علما کی ایک کمیٹی ہے جو کہ فقہ المعاملات کے متخصص اور خود مختار	کم از کم علوم الشریعہ میں تخصص فی فقہ المعاملات بیچلرز ڈگری مع فنانس بالعموم اور اسلامی فنانس پر

26- Instructions and Guidelines for *Sharī'ah* Compliance in Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 2, Sate Bank of Pakistan, (2008) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/C2.htm, p 11.

27- BNM. (2004). *Guidelines on the Governance of Shariah Committee for the Islamic Financial Institutions.* Bank Negara Malaysia, (the Central Bank of Malaysia). Part 2, section I, p5.

28- AOIFI. (2008). Governance Standards for Islamic Financial Institutions. In *Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions.* Bahrain.: Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions. P.O.Box 1176, Manama, Bahrain.p4.

29- IFSB. (2009). Guiding Principles on *Sharī'ah* Governance Systems for Institutions Offering Islamic Financial Services, Islamic Financial Services Board, p 8.

تعلیمی قابلیت	سے پاس کی ہو مع بی۔اے (کم از کم سیکنڈ کلاس) یا کلیۃ الشریعہ والقانون سے ایل ایل ایم شریعہ ڈگری (GPA 3) کے ساتھ یا مساوی ڈگری کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے حاصل کی ہو۔	ہو اور کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے شریعہ، اصول فقہ یا فقہ المعاملات میں کم از کم بیچلرز کی ڈگری ہو۔(۳۰)	ہوں، بہرکیف شریعہ سپروائزری بورڈ میں ایسے ممبران شامل کیے جا سکتے ہیں جو فقہ المعاملا ت میں متخصص نہ ہوں البتہ اسلامی مالیات پر ان کی دسترس ہو اور فقہ المعاملات کا علم ہو۔(۳۱)	بالخصوص دسترس ہو اور مالی مسائل کو حل کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔(۳۲)
ممبر شریعہ بورڈ کا عملی تجربہ	ا۔ افتاء کا چار سالہ تجربہ بشمول تخصص فی الافتاء کے دوران تجربہ یا تعلیم کے بعد اسلامی بنکاری کے حوالے سے تحقیق و تدریس کا پانچ سالہ تجربہ۔ ۲۔ شریعہ بورڈ کے شریعہ سکالر ممبران کی اکثریت بشمول شریعہ ایڈوائزر کا تین سال بحیثیت شریعہ ایڈوائزر یا شریعہ بورڈ ممبر یا ڈپٹی شریعہ ایڈوائزر ممبر ہونا چاہیے۔(۳۳)	ہر مالیاتی ادارے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی شریعہ کمیٹی تشکیل دے جس میں اکثریت کے پاس شریعہ کے حوالے سے مناسب تعلیم اور تجربہ ہو۔(۳۴)	وضاحت موجود نہیں	شریعہ بورڈ ممبر کا تجربہ کام کی نوعیت اور ذمہ داری کے اعتبار سے ہونا چاہیے لیکن ایک شریعہ بورڈ ممبر سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ شریعت کے اصولوں، اسلامی بنکوں کے قواعد وضوابط اور مقاصد شریعت سے واقف ہو۔ البتہ شریعہ بورڈ کا ممبر جس کا فتویٰ دینے کا تین سالہ تجربہ ہو یا چار سالہ تجربہ اسلامی بنکاری کے حوالے سے تحقیق و تدریس ہو اسے چیئر مین شریعہ بورڈ منتخب کیا جائے۔(۳۵)
شریعہ بورڈ کی ذمہ داری	شریعہ بورڈ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی بنک کی تمام مصنوعات اور خدمات کے متعلق قواعد و ضوابط، طریق کار، معاہدات اور تشہیر کے مواد کا بغور جائزہ لے اور اس	شرعی معاملات میں دیے گئے فتاویٰ، فیصلوں اور آرا کے حوالے سے شریعہ کمیٹی ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ شریعہ بورڈ کی ذمہ داری ہے وہ متواتر شریعہ	شریعہ بورڈ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی مالیاتی ادارے کے معاملات، کے حوالے سے راہنمائی اور نگرانی کے ساتھ ان معاملات کا جائزہ بھی لے تا کہ اس بات کی یقین دہانی ہو سکے کہ اسلامی مالیاتی	شریعہ بورڈ ممبران اپنے کام کے حوالے سے مکمل ذمہ دار ہیں اس کے علاوہ اسلامی مالیات کے مسائل پر فقہی رائے دینا اور فتویٰ جاری کرنا۔ ان فتاویٰ کے حوالے سے معلومات اور تربیت، بنک

30- BNM Guidelines for *Sharī'ah* Governance, p 6.

31- AAOIFI. (2008). Governance Standards for Islamic Financial Institutions p4

32- IFSB, Guiding principles on *Sharī'ah* Governance, Minimum Competence Requirements for Members of the *Sharī'ah* Board, p 30.

33- Instructions and Guidelines for *Sharī'ah* Compliance in Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 2, Sate Bank of Pakistan, (2008) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/C2.htm, p11.

34- BNM Guidelines for *Sharī'ah* Governance, p 6.

35- IFSB, Guiding principles on *Sharī'ah* Governance, Minimum Competence Requirements for Members of the *Sharī'ah* Board, p30.

	میں شریعت کی پیروی کو یقینی بنائے۔ اسلامی بنک کے معاملات میں فتویٰ جاری کرے جس پر عمل کرنا اسلامی بنک کے لیے ضروری ہے۔(۳۶)	آڈٹ اور شریعہ ریویو (جائزہ) کے ذریعے بنک کے معاملات پر کڑی نظر رکھے اور مسائل کا مناسب حل تجویز کرے۔ بنک کے اندر شریعہ مطابقت کے حوالے سے ایک مجموعی رپورٹ جاری کرے جو کہ بنک کی سالانہ فنانشل رپورٹ میں شائع ہو۔(۳۷)	ادارے کے تمام امور شرعی اصولوں کے مطابق چل رہے ہیں۔(۳۸)	کے عملے کو دینا، انٹرنل شریعہ کمپلائنس کے جائزہ اور آڈٹ رپورٹ کی بنیاد پر دیکھنا جائے کہ کوئی عدم تعمیل کی صورت تو نہیں پائی جاتی، اگر ایسی صورت ہو تو اس کو نوٹ کر کے تصحیح کرنا اور اس حوالے سے (IFSB-۳) کے مطابق شریعہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ فتویٰ کی مکمل طور پر پیروی کرنا۔ سالانہ بنیاد پر شریعہ کمپلائنس کا جائزہ یا آڈٹ کروانا اوران کے تجزیے کے نتائج شریعہ بورڈ کے علم میں لانا۔(۳۹)
شریعہ بورڈ کی آزادی و خود مختاری	شریعہ بورڈ کو اپنی ذمہ داریاں آزادانہ اور غیر جانب دارانہ ادا کرنی چاہئیں ۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو اس بات کی یقین دہانی کرانی چاہیے کہ شریعہ بورڈ پر مینجمنٹ اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے کسی قسم کا دباؤ نہیں ہونا چاہیے۔ اس حوالے سے اسلامی بنک	ا۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کریں کہ شریعہ کمیٹی پر کسی قسم کا دباو نہ ہو جو کہ ان شریعہ کے فیصلوں کو صحیح اور غیر جانب داری سے کرنے میں رکاوٹ ہو۔ ب۔ شریعہ کمیٹی کے	هيئة المحاسبة والمراجعة نے شریعہ بورڈ کی آزادی پر ایک مکمل معیار جاری کیا ہے، جس کے مطابق یہ ایک رویہ ہے جس میں کوئی شخص اپنا نقطہ نظر یا نتیجہ فریق مخالف کے دباو میں آکر بیان نہیں کرتا۔ اس کے تدارک کے لیے شریعہ بورڈ کے ممبران کو دیانت دار اور منصف	ممبران شریعہ بورڈ کی دیانتداری اور ساکھ کو برقرار رکھتے ہوئے اور بغیر کسی دباو میں آئے (خصوصاً انتظامیہ کے) نہ صرف آزادانہ فیصلے دیتے ہیں بلکہ صحیح معنی میں آزاد اور خود مختار نظر آتے ہیں۔ ایک شریعہ بورڈ اسی وقت آزاد تصور کیا جائے گا جب اس کا بنک سے کوئی ذاتی تعلق اور

36- Instructions and Guidelines for *Sharī'ah* Compliance in Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 2, Sate Bank of Pakistan, (2008) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2008/C2.htm, p4, Appendix 4 and Appendix 5.

37- BNM Guidelines for *Sharī'ah* Governance, p 12 &.

38- AAOIFI. (2008). Governance Standards for Islamic Financial Institutions.

39- IFSB, Guiding principles on *Sharī'ah* Governance, p 3.

40- *SBP, Sharī'ah* Governance Framework for Islamic Banking Institutions, p5.

41- *Sharī'ah* Governance Framework for Islamic Banking Institutions, IBD Circular No. 1, Sate Bank of Pakistan, (2015) accessed October 18 2016, http://www.sbp.org.pk/ibd/2015/C1.htm, p 22.

	مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرے۔ ۱. شریعہ بورڈ ممبر کی تقرری کے خط میں شریعہ بورڈ ممبر کے کردار اور ذمہ داریوں کی وضاحت کی گئی ہو ۲. شریعہ بورڈ کے ممبران کے لیے ضروری ہے کہ وہ بنک کی مینجمنٹ کا حصہ نہ ہوں۔(۴۰) شریعہ بورڈ کے ممبران براہ راست بورڈ آف ڈائریکٹرز کو جوابدہ ہوں گے۔ شریعہ بورڈ کے ممبر کو اس کی ذمے داری سے ہٹانے کے لیے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے اسلامی بنکنگ ڈیپارٹمنٹ کی منظوری ضروری ہوگی۔(۴۱)	ممبران براہ راست بورڈ آف ڈائریکٹرز کو باقاعدگی سے اسلامی بنک کے معاملات پر رپورٹ پیش کریں گے۔ ج۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز اس امر کو یقینی بنائے کہ شریعہ کے فیصلوں پر عمل ہو رہا ہے ؟ کہیں شریعہ بورڈ کے فیصلوں سے صرف نظر تو نہیں کیا جارہا یا ان میں شریعہ کمیٹی کی منظوری کے بغیر تبدیلی تو نہیں کی جارہی۔ د۔ شریعہ کمیٹی تعیناتی اور دست برداری کے تمام اختیارات بورڈ آف ڈائریکٹرز کے پاس ہوں گے۔ اگر بنک کی انتظامیہ شریعہ کمیٹی کو ریکارڈز اور مطلوبہ مواد دینے سے چشم پوشی کرے تو حقائق بورڈ آف ڈائریکٹرز کے علم میں لائے جائیں۔	ہونا چاہیے اور بنک میں ان کا کوئی مفاد نہیں ہونا چاہیے۔(۴۲)	مفاد نہ ہو ۔لہذا بورڈ آف ڈائریکٹرز کے وہ ممبران جو انتظامیہ میں شامل نہ ہوں ان کو چاہیے کہ شریعہ بورڈ کی آزادی کے لیے بین الاقوامی رائج طریقے نافذ کریں، جس کی چند شکلیں درج ذیل ہیں۔ • شریعہ بورڈ ممبر اس سے قبل بنک کا کل وقتی ملازم نہ رہا ہو۔ • شریعہ بورڈ ممبر کا کوئی قریبی رشتہ دار بنک میں ملازم نہ ہو۔ • شریعہ بورڈ ممبر یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار بنک یا اس سے ملحقہ ادارے میں شیئر ہولڈر نہ ہو۔
شریعہ بورڈ کا دورانیہ	شریعہ بورڈ کے ممبران کا تقرر تین سال کے لیے ہوگا اور وہ دوبارہ بھی ممبر شریعہ بورڈ منتخب ہونے کے اہل ہوں گے۔	تفصیلات موجود نہیں۔		
شریعہ ایڈوائزر	شریعہ بورڈ بنک کی انتظامیہ کی مشاورت سے چیئرمین شریعہ بورڈ کے علاوہ ایک شریعہ بورڈ	تفصیلات موجود نہیں۔		شریعہ بورڈ کی مدد کے لیے ایک شریعہ کمپلائنس یونٹ تشکیل دیا جائے گا یا مناسب تعلیم و تجربہ کا

42- AAOIFI. (2015). Governance Standard No. 5, Independence of Shari'ah Supervisory Board, p 939.

کا تقرر	ممبر کو ریزیڈینٹ شریعہ بورڈ ممبر کے طور پر نامزد کریں گے۔جو کہ بنک کے روزمرہ کے معاملات میں راہ نمائی کرے گا۔			حامل شریعہ آفیسر تعینات کیا جائے گا جو کہ شریعہ بورڈ کے فیصلوں کا نفاذ کرواسکے۔[۴۳]
شریعہ آڈٹ	تمام اسلامی بنکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک اندرونی شریعہ آڈٹ یونٹ قائم کریں جو کہ بنک کے معاملات کا آڈٹ کرے اور اسکی رپورٹ شریعہ بورڈ کو جمع کروائے۔ مزید یہ کہ اسلامی بنکوں کے معاملات کی شریعہ پیروی کے حوالے سے ایک آزاد رائے حاصل کرنے کے لیے بیرونی شریعہ آڈٹ کروائیں۔	اسلامی مالیاتی اداروں میں متواتر اندرونی شریعہ آڈٹ کے ذریعے چیک کیا جائے اور اسلامی مالیاتی اداروں کے معاملات کی شریعہ پیروی کے حوالے سے ایک آزاد رائے دی جائے۔شریعہ آڈٹ اینٹی منی لانڈرنگ اور مینجمنٹ آڈٹ کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے جو کہ کم از کم سال میں ایک مرتبہ ہو۔شریعہ آڈٹ ، شریعہ کمیٹی کے شائع شدہ قوانین، ہدایات، فتاویٰ اور فیصلوں کی روشنی میں ہوگا ، اور شریعہ آڈٹ کے تمام نتائج کی رپورٹ بورڈ آڈٹ کمیٹی اور شریعہ کمیٹی کو جمع کروائی جائے گی اور ان کی ہدایات کی روشنی میں اسلامی مالیاتی ادارے کے معاملات میں اصلاح کی جائے گی۔ بنک کے عملے کے علاوہ بھی کسی فرد یا ادارے سے شریعہ آڈٹ کروایا جاسکتا ہے۔	انٹرنل شریعہ ریویو کے ذریعے اسلامی مالیاتی اداروں میں جانچ پڑتال کرنا اور اندازہ لگانا ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارے کے معاملات میں کس حد تک شرعی اصول و قوانین،اور شریعہ بورڈ کی طرف سے جاری کیے جانے والے فتاویٰ اور ہدایات کی پیروی کی جا رہی ہے۔ شرعی جائزہ (شریعہ ریویو) ایک خودمختار ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کیا جائے گا جو کہ اندرونی آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کا حصہ بھی ہو سکتا ہے۔[۴۴] مزید یہ کہ بیرونی مالیاتی آڈٹ کے دوران آڈیٹر اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ ادارے کے مالی معاملات میں کسی قسم کا دھوکا یا غلط بیانی نہیں کی گئی اس کے ساتھ ایک معقول حد تک اس بات کی یقین دہانی بھی کروائے کہ مالیاتی ادارے کے معاملات میں شریعہ بورڈ کی جانب سے طے شدہ شرعی قوانین کی پیروی کی گئی ہے۔[۴۵]	اسلامی مالیاتی اداروں میں ایک اندرونی شریعہ آڈٹ یا ریویو ڈیپارٹمنٹ قائم کیا جائے جو کہ بنک کے معاملات کی جانچ پڑتال کرے اور اسکی رپورٹ آڈٹ کمیٹی کو پیش کرے۔

43- IFSB, Guiding principles on *Sharī'ah* Governance, Minimum Competence Requirements for Members of the *Sharī'ah* Board, p18.

44- AAOIFI. (2015). Governance Standard No 3; Internal Shari'ah Review, p 909.

45- AAOIFI. (2015). Auditing Standard for Islamic Financial Institutions No. 4, Testing compliance with Shari'ah rules and principles by an external auditor, p863.

شریعہ گورننس کے قوانین کا تجزیہ

مذکورہ بالا جدول میں اسٹیٹ بنک، بنک نگارا ملیشیا، هيئة المحاسبة والمراجعة اور مجلس الخدمات المالية الإسلامية کے جاری کردہ شریعہ گورننس کے قوانین اور معاییر کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا، اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلامی بنک اور مالیاتی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ شریعہ ایڈوائزری بورڈ تعینات کریں جس کا مقصد اسلامی بنک کے مالیاتی امور میں راہ نمائی کرنا ہے۔ البتہ بورڈ کی تعیناتی کے حوالے سے طریقہ کار مختلف ہے۔ ذیل میں مذکورہ قوانین کے تقابلی جائزہ کے بعد ان قوانین کا ایک تجزیہ شریعت کے نقطہ نظر سے پیش کیا جاتا ہے۔

شریعہ ایڈوائزر کی صلاحیت اور تقرری

۱. اسٹیٹ بنک اور بنک نگارا ملیشیا کے مطابق بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سفارشات کی بنیاد پر تعیناتی کی جائے گی البتہ هيئة المحاسبة والمراجعة اور مجلس الخدمات المالية الإسلامية کے معاییر کے مطابق یہ ضروری نہیں۔

۲. شریعہ بورڈ کے ممبران کی تعلیمی قابلیت کے لیے بنک نگارا، مجلس الخدمات المالية الإسلامية اور هيئة المحاسبة والمراجعة کے مطابق بیچلرز ڈگری اور اسلامی مالیات سے متعلق تخصص یا مہارت ہونی چاہیے لیکن اسٹیٹ بنک کا جاری کردہ شریعہ گورننس فریم ورک اس حوالے سے زیادہ مفصل اور واضح ہے۔ اس فریم ورک کے مطابق شریعہ ایڈوائزر اور ممبر شریعہ ایڈوائزری بورڈ کی تعلیمی قابلیت کسی منظور شدہ وفاق المدارس سے شہادۃ العالمیہ ۷۰ فیصد نمبروں سے اور گریجویشن کی ڈگری مع اسلامی بنکاری اور فنانس کا علم۔ یا کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے فقہ، اصول الفقہ میں اختصاصی ڈگری یا ایل ایل ایم شریعہ GPA 4.00/3.00 کے ساتھ اسلامی بنکاری کا علم ہو۔

۳. شریعہ بورڈ ممبران کے عملی تجربے کے حوالے سے بھی اسٹیٹ بنک کا جاری کردہ شریعہ گورننس فریم ورک زیادہ واضح ہے جس کے مطابق:

أ. افتا کا چار سالہ تجربہ بشمول تخصص فی الافتاء کے دوران کا تجربہ یا

ب. تعلیم کے بعد اسلامی بنکاری کے حوالے سے تحقیق و تدریس کا پانچ سالہ تجربہ۔

ت. شریعہ بورڈ کے شریعہ سکالر ممبران کی اکثریت بشمول شریعہ ایڈوائزر کا تین سال بحیثیت شریعہ ایڈوائزر یا شریعہ بورڈ ممبر یا ڈپٹی شریعہ ایڈوائزر ممبر ہونا چاہیے۔

شریعہ ایڈوائزر بنیادی طور پر مفتی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے، فقہا کی عائد کردہ درج ذیل شرائط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شریعہ ایڈوائزر کے لئے کس قسم کی اہلیت مطلوب ہے اور کون کون سی شرائط پائی جانی چاہیں۔ جن علماء اور فقہا نے فتویٰ کے اُصول وضوابط پر مستقل کتب لکھی ہیں، انھوں نے ایک مستقل عنوان فصل فِي معرفَة من يصلح للْفَتْوَى کے تحت مفتی کی اہلیت کو موضوع بحث بنایا ہے۔

قَالَ الْخَطِيب يَنْبَغِي للْإِمَام أَن يتصفح أَحْوَال الْمُفْتِينَ فمَنْ صَلحَ للفتيا أقرَّه وَمن لَا يصلح مَنعه وَنَهَاهُ أَن يعود وتواعده بالعقوبة إِن عَاد وَطَرِيق الإِمَام إِلَى معرفَة من يصلح الْفتيا أَن يسْأَل عُلَمَاء وقته ويعتمد أَخْبَار الموثوق بهم۔[۴۶]

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مناسب تو یہ ہے کہ مسلمانوں کا حاکم مفتیوں کے حالات کی خوب تحقیق کرنے کے بعد جسے منصب فتویٰ کا اہل پائے اس کا تقرر کرے اور جس میں صلاحیت نہ ہو اسے فتویٰ دینے سے روک دے اور اسے آئندہ اس سے باز رہنے کا حکم دے، اگر باز نہ آئے تو اسے سزا کی دھمکی دے۔ حاکم کے لیے اہلیت جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اس دور کے علما سے پوچھے اور قابل اعتماد لوگوں کی بات پر اعتماد کرے۔

اس کے بعد خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتاتے ہیں: "ثُمَّ روى بِإِسْنَادِهِ عَن مَالك رَحمَه الله قَالَ مَا أفتيتُ حَتَّى شهد لي سَبْعُونَ أَنِّي أهل لذَلِك وَفِي رِوَايَة مَا أَفْتيت حَتَّى سألتُ من هُوَ أعلم مني هَل يراني موضعا لذَلِك."[۴۷] (امام مالک نے فرمایا: میں نے صرف اس وقت فتویٰ دینا شروع کیا جب ستر علما نے گواہی دی کہ میں اس کا اہل ہوں۔ ایک روایت اس طرح ہے کہ میں نے اس وقت تک فتویٰ نہیں دیا جب تک میں نے اپنے سے زیادہ علم رکھنے والوں سے اس بارے میں پوچھ نہیں لیا کہ مجھے وہ اس کا اہل پاتے ہیں۔)

فقہا منصب افتا کی اہلیت کے لیے کچھ شرائط ذکر کرتے ہیں جنھیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے، وہ شرائط یہ ہیں:

۴۶۔ النووی، مرجع سابق، ۱۷؛ الخطیب البغدادی، **الفقیه والمتفقه**، ۱۱: ۶۸۹۔

۴۷۔ الخطیب البغدادی، مرجع سابق، ۱۱: ۶۸۹۔

- جب شریعت کے تمام اَحکام کے لیے مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا ضروری ہے تو مفتی کے لیے بدرجہ اولی عاقل بالغ ہونا ضروری ہے، اس لیے نابالغ اور دیوانہ مفتی نہیں بن سکتا۔
- غیر مسلم مفتی نہیں بن سکتا، جب مفتی نہیں بن سکتا تو شریعہ مشیر بھی نہیں بن سکتا کیوں کہ اسلام کے بغیر شرعی احکام کو سمجھنا اور ان خصوصیات سے متصف ہونا جو کہ ایک مفتی کے لیے ناگزیر ہیں ایک غیر مسلم کے لیے ناممکن ہے۔ امام نووی فصل فِي شُرُوط الْمُفْتِي کے تحت لکھتے ہیں؛ "شَرط الْمُفْتِي كَونه مُكَلّفا مُسلما ثِقَة مَأْمُونا متنزِّهاً عَن أَسبَاب الْفسق وخوارم الْمُرُوءَة فقيهَ النَّفس سليمَ الذِّهْن رصينَ الفِكر صَحِيح التَّصَرُّف والاستنباط متيقظاً."[۴۸] (مفتی بننے کے لیے شرط ہے کہ وہ مکلف (عاقل بالغ) ہو، مسلمان ہو، ثقہ ہو، فاسق نہ ہو، فسق کا سبب بننے والی اور خلاف مروت چیزوں سے دور رہتا ہو، فقیہ ہو، سلیم الذھن ہو، صحیح الفکر ہو، مسائل کا درست استنباط کرنے کا ملکہ ہو اور بیدار مغز ہو۔)
- کسی مفتی کے فتویٰ پر لوگ اسی صورت اعتماد کر سکتے ہیں جب اس کا تقویٰ، للّٰہیت، امانت و دیانت ہر شک وشبہ سے بالاتر ہو، وہ کبائر سے اجتناب کرتا ہو اور صغائر پر اصرار نہ کرتا ہو، اسباب تہمت اور مشکوک اُمور سے بھی اپنے آپ کو بچاتا ہو امام غزالی لکھتے ہیں: "العداله شرط لقبول الفتویٰ" (یعنی فتویٰ کی قبولیت کے لیے عادل ہونا شرط ہے)۔ امام نووی فصل فِي وجوب ورع الْمُفْتِي وديانته کے تحت لکھتے ہیں: "قَالُوا وَيَنْبَغِي أَن يكون الْمُفْتِي ظَاهر الْوَرع مَشْهُورا بالديانة الظَّاهِرَة والصيانة الباهرة"[۴۹] فقہا کہتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ مفتی ظاہری طور پر متقی ہو، امانت و دیانت میں مشہور ہو اور گناہوں سے بچنے والا ہو۔ ''وَاتَّفَقُوا على أَن الْفَاسِق لَا تصح فتواه وَنقل الْخَطِيب فِيهِ إِجْمَاع الْمُسلمين"[۵۰] (تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ فاسق کا فتویٰ درست نہیں، اس پر خطیب بغدادی نے اجماع نقل کیا ہے۔)

۴۸۔ النووی، مرجع سابق، ۱۸۔

۴۹۔ مرجع سابق۔

۵۰۔ النووی، مرجع سابق، ۱۹؛ الخطیب البغدادی، مرجع سابق، ۱۱: ۶۹۳۔

- معروف حنفی فقیہ ابن عابدین لکھتے ہیں: "هذا شرط لازم في زماننا،فلا بد أن يكون المفتي متيقظا يعلم حيل الناس ودسائسهم ،فان لبعضهم مهارة في الحيل والتزوير."
(ضروری ہے کہ مفتی بیدار مغز ہو اور لوگوں کے حیلوں اور دھوکہ بازیوں کو سمجھتا ہو، کیوں کہ آج کل لوگوں کو حیلوں اور جعل سازیوں میں زیادہ مہارت ہو چکی ہے۔)
خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ مفتی کو لوگوں کے حالات و واقعات سے اچھی طرح آگاہی ہو اوران کے عرف سے خوب واقف ہو۔
- فقہا اور علمائے اصول عام طور پر مفتی کی دو اقسام ذکر کرتے ہیں؛ مفتی مستقل اور مفتی غیر مستقل۔ مفتی مستقل کی وہی شرائط بیان کی جاتی ہیں جو مجتہد مطلق کی ہیں جیسا کہ امام نووی ذکر کرتے ہیں:

الْمُفْتُون قِسْمَانِ مُسْتَقل وَغَيره فالمستقل شرطهُ مَعَ مَا ذكرنَا أَن يكون قيماً بِمَعْرِفَة أَدِلَّة الْأَحْكَام الشَّرْعِيَّة من الْكتاب وَالسّنة وَالْإِجْمَاع وَالْقِيَاس وَمَا الْتحق بهَا على التَّفْصِيل... فمن جمع هَذِه الْأَوْصَاف فَهُوَ الْمُفْتِي الْمُطلق المستقل الَّذِي يتَأَدى بِهِ فرض الْكِفَايَة وَهُوَ الْمُجْتَهد الْمُطلق المستقل لِأَنَّهُ يسْتَقلّ بالأدلة بِغَيْر تَقْلِيد وتقيهد بِمذهب أحد[۵۱]

مفتی کی دو قسمیں ہیں مفتی مستقل اور مفتی غیر مستقل۔ مفتی مستقل کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ اسے کتاب وسنت، اجماع، قیاس اور دیگر دلائل کا گہرا علم ہو۔ جس میں یہ تمام اوصاف ہوں گے وہ ایسا مطلق اور مستقل مفتی ہو گا جو فرض کفایہ ادا کر سکتا ہے۔ اس طرح فرض کفایہ ادا کرتا ہے اور وہ مجتہد مطلق بھی ہے کیوں کہ وہ بغیر کسی کی تقلید کے مستقل دلائل معلوم کر سکتا ہے۔

دوسری قسم مفتی غیر مستقل کی ہے، اس حوالے سے علمائے اصول نے اس کی مزید اقسام بھی ذکر کی ہیں اور ہر ایک کی الگ الگ شرائط بھی بیان کیں ہیں، تاہم درج ذیل اقوال سے مفتی کی علمی صلاحیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے:

فقال الإمام محمد رحمه الله تعالى: إذا كان صوابه أكثر من خطأه يحل له أن يفتي برأيه وقال أبو يوسف رحمه الله تعالى لا يحل له أن يفتي حتى يعرف أحكام الكتاب والسنة والناسخ والمنسوخ وأقاويل العلماء والمتشابه و وجوه الأحكام. وقال الأمام أبو حنيفة رحمه الله تعالى: لا يحل لأحد أن يفتي بقولنا ما لم يعلم من أين قلنا[۵۲]

۵۱- النووی، مرجع سابق، ۲۲: ۲۳۔

۵۲- محمد عمیم الاحسان، **أدب المفتي** (کراچی: الصدف پبلشرز، س ن)، ۵۶۴۔

امام محمد ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر مفتی کے درست فتاوی غلط فتاوی سے زیادہ ہوں تو اسے اپنی رائے سے فتویٰ دینا جائز ہے۔امام یوسف فرماتے ہیں کہ جب تک کتاب و سنت کے احکام، ناسخ منسوخ،علما کے اقوال، تشابہ اور احکام کی مختلف صورتوں کا علم نہ ہو، فتویٰ دینا جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہ ﷫ کا قول ہے کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ہمارے قول پر فتویٰ دے جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس قول کی دلیل کیا ہے۔

متقدمین کے ہاں علمی معیار زیادہ بلند تھا لیکن متاخرین نے مفتی کے لیے یہ جائز قرار دیا کہ اگر اسے اتفاقی اور اختلافی مسائل کا علم ہے تو وہ بطور حکایت بیان کر سکتا ہے چناں چہ معروف فقیہ ابو اللیث ﷫ فرماتے ہیں:

لا ينبغي لأحد أن يفتي إلا أن يعرف أقاويل العلماء ويعلم من أين قالوا ويعرف معاملات الناس... فإن سئل عن مسألة يعلم أن العلماء الذين تنتحل مذاهبهم قد اتفقوا عليها فلا بأس بأن يقول: هذا جائز وهذا لا يجوز ويكون قوله على سبيل الحكاية. وإن كانت مسألة قد اختلفوا فيها فلا بأس بأن يقول: هذا جائز في قول فلان ولا يجوز في قول فلان ولا يجوز له أن يختار قولا فيجيب بقول بعضهم ما لم يعرف حجته.[۵۳]

جب تک مفتی کو علما کے اقوال، ان کے دلائل اور لوگوں کے معاملات کا علم نہ ہو اس کے لیے فتویٰ دینا مناسب نہیں۔ اگر اس سے کسی مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس چیز کے جائز یا ناجائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے تو وہ بطور حکایت کہہ سکتا ہے کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے۔ اگر اختلاف ہے تو کہے کہ فلاں کے قول کے مطابق جائز ہے اور فلاں کے قول کے مطابق جائز نہیں ہے، البتہ دلیل کے بغیر کسی قول کو ترجیح دے کر جواب نہ دے۔

۴. اسلامی بنک کے روز مرہ مالیاتی امور میں راہ نمائی کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ایک کل وقتی شریعہ ایڈوائزر کا بھی تعین کیا جائے، کیوں کہ شریعہ بورڈ ممبران کا اجلاس روزانہ کی بنیاد پر ممکن نہیں اس لیے شریعہ بورڈ کے ممبران کی مشاورت سے ایک شریعہ سکالر کو کل وقتی شریعہ ایڈوائزر کے طور پر تعینات کرنا چاہیے۔ اس حوالے سے اسٹیٹ بنک کے شریعہ گورننس فریم ورک میں ہدایت موجود ہے جب کہ دیگر معاییر میں ایسی کوئی شق موجود نہیں۔

۵. اسٹیٹ بنک کے شریعہ گورننس فریم ورک اور هيئة المحاسبة والمراجعة کے معیار میں شریعہ بورڈ میں تکنیکی ماہرین (معاشیات، قانون اور اکاونٹنگ وغیرہ) کی خدمات کے حوالے سے بھی راہ نمائی کی گئی ہے، البتہ اسٹیٹ بنک کے شریعہ گورننس فریم ورک کی رو سے ایسے تکنیکی ماہرین کو ضرورت کے تحت

۵۳- مرجع سابق۔

شامل کیا جاسکتا ہے اور ان کے پاس ووٹ کا حق نہیں ہو گا، جب کہ هيئة المحاسبة والمراجعة کے معیار کے مطابق تکنیکی ماہرین کے ووٹ کے حوالے سے کوئی واضح ہدایات موجود نہیں ہیں۔ البتہ شریعہ بورڈ کے تکنیکی ممبران کو ووٹ کا حق دینے کے متوقع کیا فوائد یا نقصانات ہو سکتے ہیں اس کے لئے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

شریعہ بورڈ کی آزادی اور خود مختاری

شریعہ بورڈ کی آزادی اور خود مختاری کو یقینی بنانے کے لیے هيئة المحاسبة والمراجعة، اسٹیٹ بنک آف پاکستان، بنک نگارا ملائشیا اور مجلس الخدمات المالية الإسلامية نے مختلف قوانین وضع کیے ہیں جن کے مطابق شریعہ ایڈوائزر بنک کی انتظامیہ کے بجائے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو جواب دہ ہو گا اور شریعہ ایڈوائزر یا شریعہ بورڈ کا بنک سے کسی قسم کا مفاد وابستہ نہیں ہونا چاہیے۔ اگرچہ شریعہ ایڈوائزر یا شریعہ بورڈ کی آزادی اور خود مختاری کے لئے مذکورہ شرائط بھی ناگزیر ہیں تاہم یہ شرائط اس کی آزادی اور خود مختاری کی مکمل ضمانت فراہم نہیں کرتیں ہیں۔ فقہانے ایک مفتی کی آزادی اور غیر جانب داری کو یقینی بنانے کے لیے جو شرائط وضع کی ہیں وہ کہیں زیادہ جامع اور قابل عمل ہیں وہ شرائط یہ ہیں:

۱. مفتی کے غیر جانبدار اور خود مختار ہونے کی ایک اہم اور بنیادی شرط یہ ہے کہ فتویٰ میں کسی قرابت، دشمنی، لالچ، مفاد کا عمل دخل نہ ہو کیوں کہ ان صورتوں میں فتویٰ میں غیر جانب داری مشکوک ہو جاتی ہے: "قَالَ الشَّيْخ أَبُو عَمْرو ابْن الصّلاح وَيَنْبَغِي أَن يكون كالراوي فِي أَنه لَا يُؤثر فِيهِ قرَابَة وعداوة وجرّ نفع وَدفع ضرّ لِأَن الْمُفْتِي فِي حكم مخبر عَن الشَّرْع بِمَا لَا اخْتِصَاص لَهُ بشخص"[۵۴] (تقی الدین ابن الصلاح کہتے ہیں مفتی راوی کی طرح ہوتا ہے، نہ کسی قرابت دار سے ترجیحی معاملہ کرے اور نہ کسی کی دشمنی خاطر میں لائے اور نہ ہی کسی نفع و نقصان کا خیال رکھے کیوں کہ مفتی کا کام شرعی حکم بتانا ہے اور وہ کسی شخص کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔)

۵۴۔ عثمان بن عبد الرحمن، ابو عمرو، تقی الدین المعروف ابن الصلاح، **أدب المفتي والمستفتي**، موفق عبد اللہ عبد القادر (مدینہ منورہ: مكتبة العلوم والحكم ۱۴۲۳ھ–۲۰۰۲ء)، ۱: ۷۲۔

۲. مفتی کی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ فتویٰ لینے والے سے اجرت نہ لی جائے: "قَالَ الْخَطِيب وعَلى الإِمَام أَن يفْرض لمن نصب نَفسه لتدريس الْفِقْه وَالْفَتْوَى فِي الْأَحْكَام مَا يُغْنِيه عَن الاحتراف وَيكون ذَلِك من بَيت المَال ثمَّ روى بِإِسْنَادِهِ أَن عمر بن الْخطاب رَضِي الله عَنهُ أعْطى كلَّ رجلٍ مِمَّن هَذِه صفته مئة دِينَار فِي السّنة"[۵۵] (خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ مسلمان حکم ران پر لازم ہے کہ وہ بیت المال سے ان علما کی معاشی ضروریات پورا کرے جنھوں نے اپنے آپ کو فقہ کی تدریس اور فتویٰ کے لیے مختص کر دیا ہے۔ پھر سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس قسم کے لوگوں کو سال میں سو دینار دیا کرتے تھے۔) "وعلى الإمام و ولي الأمر أن يفرض للمدرس والمفتي كفايتهما... لا يجوز للمفتي أن يأخذ الأجرة على بيان الحكم الشرعي أما على كتابة الجواب فيجوز الأجرة على قدر الكتابة والأولى أن يتبرع بالفتوى ولا يأخذ أجره عمن يستفتي فإن جعل له أهل البلد رزقا جاز"[۵۶] (حاکم پر لازم ہے کہ وہ مدرس اور مفتی کے لیے بقدر کفایت اجرت مقرر کرے۔ مفتی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حکم شرعی بتانے پر اجرت لے، البتہ کتابت کی اجرت بقدر کتابت جائز ہے، بہتر یہ ہے کہ فتویٰ کا کام رضاکارانہ کرے اور فتویٰ لینے والے سے اجرت نہ لے، اگر اہلِ علاقہ معاش کا انتظام کریں تو یہ جائز ہے۔) جبکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الْمُخْتَار للمتصدِّي للْفَتْوَى أَن يتبرعَ بذلك وَيجوز أَن يَأْخذ عَلَيْهِ رزقا من بَيت المَال --- ثمَّ إِن كَانَ لَهُ رزقٌ لم يجز أَخذ أُجْرَة أصلا وَإِن لم يكن لَهُ رزق فَلَيْسَ لَهُ أَخذ أُجْرَة من أَعْيَان مَنْ يفتيه على الْأَصَح كالحاكم"[۵۷] (مفتی کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ افتا کا کام رضا کارانہ کرے، وہ بیت المال سے اس کی تنخواہ لے سکتا ہے۔۔۔ اگر اس کے ہاں معاش کا انتظام ہے تو بنیادی طور پر اس کے

۵۵۔ النووی، مرجع سابق، ۴۰۔
۵۶۔ محمد عمیم الاحسان، مرجع سابق، ۱: ۲۰۔
۵۷۔ النووی، مرجع سابق، ۳۹۔

لیے اجرت لینا جائز ہی نہیں اور اگر اس کا ذریعہ معاش نہیں تو بھی صحیح قول کے مطابق وہ اس شخص سے اجرت نہیں لے سکتا جسے وہ فتویٰ دے رہا ہے جیسا کہ قاضی نہیں لے سکتا۔)

۳. مفتی کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ ناجائز مقاصد کے لیئے فتویٰ میں تساہل اور چشم پوشی برتے: "يحرم التساهل فِي الْفَتْوَى وَمن عرف بِهِ حرم استفتاؤه، فَمن التساهل أَن لَا يتثبت ويُسرِع بالفتوى قبل اسْتِيفَاء حقِّها من النّظر والفكر فَإِن تقدّمت مَعْرفَته بالمسؤول عَنهُ فَلَا بَأْس بالمبادرة، وَمن التساهل أَن تحمله الْأَغْرَاض الْفَاسِدَة على تتبع الْحِيَل المحرَّمة أَو الْمَكْرُوهَة والتمسك بالشبه طلبا للترخيص لمن يروم نَفعه أَو التَّغْلِيظ على من يُرِيد ضره وَأما مَنْ صَحَّ قَصده فاحتسب فِي طَلَب حيلةٍ لَا شُبْهَة فِيهَا لتخليص من ورطة يَمِين وَنَحْوهَا فَذَلِك حسن جميل"[۵۸](فتویٰ میں تساہل برتنا حرام ہے اور جو اس حوالے سے مشہور ہو اس سے فتویٰ لینا حرام ہے۔ تساہل کی ایک صورت یہ ہے کہ پوری طرح تحقیق کیے بغیر فتویٰ دینے میں جلد بازی سے کام لے، ہاں اگر اس سوال کی تحقیق پہلے کر چکا ہے تو کوئی حرج نہیں کہ اسی وقت جواب دے دے۔ تساہل کی ایک شکل یہ ہے کہ ناجائز اور غلط مقاصد کی خاطر، حرام یا مکروہ حیلوں کا سہارا لیا جائے، اسی طرح کم زور اور مشتبہ دلائل کی بنیاد پر کسی کو فائدہ پہنچانے یا نقصان پہنچانے کی خاطر رخصتیں ڈھونڈنا بھی تساہل ہی ہے۔ اگر مقصد صحیح ہو اور کسی قسم وغیرہ کی پریشانی سے نکلنے کا راستہ دینا ہو اور اس کے لیے حیلہ اختیار کیا گیا ہو تو یہ صورت جائز ہے۔)

۴. تحائف اور مراعات سے بھی شریعہ ایڈوائزر کی آزادی اور خود مختاری متاثر ہوتی ہے اس لیے شرعی لحاظ سے اس سے منع کیا گیا ہے۔ "قَالَ أَبُو عَمْرو يَنْبَغِي أَن يحرم قبُولهَا إِن كَانَ رشوة على أَن يفتيه بِمَا يُرِيد كَمَا فِي الْحَاكِم وَسَائِر مَا لَا يُقَابل بعوض" [۵۹] (ابو عمرو کہتے ہیں کہ اگر کسی نے ہدیہ بطور رشوت دیا ہو تا کہ اپنی مرضی کا فتویٰ لے تو اس صورت میں مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہدیہ لینا حرام ہے جیسا کہ قاضی کے لیے حرام ہے اور اس میں تمام ایسے امور آجاتے ہیں جن کے بدلے میں کوئی عوض نہیں لیا جاسکتا۔)

۵۸- مرجع سابق، ۳۷۔

۵۹- مرجع سابق، ۴۰۔

۵. فتویٰ میں غیر جانب داری کا تقاضا ہے کہ مخصوص طبقات کو فائدہ پہنچانے کے لیے رخصتیں تلاش نہ کی جائیں، جیسا کہ کتاب **ادب المفتی** میں مذکور ہے: ”يجب على المفتي أن يجتنب عن الرخص للأمراء وتخصيصهم بذلك من بين العوام مثل أن يقول لعب الشطرنج حلال عند الشافعي رحمه الله تعالى والمجاوزة عن الحدود في التعزيرات جائزة عند مالك رحمه الله تعالى وبيع الوقف إذا خرب وتعطلت منفعته ولم يكن له ما يعمر به جائز عند أحمد رحمه الله تعالى وما هذا المفتي إلا ضال خارق لحجاب لهيبة مسقط لأبهة الشرع مفسد لنظام الدين.“ [۶۰]

(مفتی کے لیے واجب ہے کہ وہ امرا کے لیے رخصتیں ڈھونڈنے سے اجتناب کرے اور عوام میں صرف ان کی تخصیص نہ کرے، مثلاً یہ کہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شطرنج کھیلنا حلال ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعزیر میں حدود سے زیادہ سزا دی جا سکتی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وقف کی بیع جائز ہے جب اسے کوئی آباد کرنے والا نہ ہو اور اس کے مقاصد اور فوائد ختم ہو کر رہ گئے ہوں۔ اس قسم کے مفتی کے حوالہ سے مزید لکھتے ہیں: مذکورہ اوصاف کا حامل مفتی صرف گمراہ شخص ہی ہو سکتا ہے جو عظمت دین کے حجاب کو تار تار کر رہا ہے اور دین اسلام کے نظام کو درہم برہم کر رہا ہے۔)

نتائج

اسلامی بنکوں میں شریعہ گورننس اور شرعی نگرانی ایک نہایت ضروری اور اہم کام ہے جس کے ذریعے شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ سپروائزری بورڈ ممبران بنک کے معاملات میں راہ نمائی کرتے ہیں اور فتاویٰ جاری کرتے ہیں اور اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ بنک کے معاملات احکام شریعت کے مطابق ہوں۔ جیسا کہ اس مقالہ کے حصہ اول میں ذکر کیا گیا کہ فتویٰ ایک نہایت ذمے داری کا کام ہے جس کے لیے اہلیت اور تجربہ دونوں بہت ضروری ہیں۔ اگر شریعہ سپروائزری بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کی ذمہ داری کو اسلامی بنکاری کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ اسلامی بنکوں میں حلال اور حرام کی تمیز شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کے فتویٰ پر منحصر ہے۔

۶۰- محمد عمیم الاحسان، مرجع سابق، ۱: ۵۷۹۔

عوام الناس جو روز مرہ بنک سے لین دین کرتے ہیں وہ بنک کے معاملات کی نہ تو تحقیق کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کے مجاز ہیں۔ ان کا اعتماد صرف اور صرف شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ سپروائزری بورڈ کے فتاویٰ پر ہوتا ہے۔اس مقالے کے آغاز میں فتویٰ کی اہمیت، منصب افتاء کی نزاکت اور ذمہ داری اور دیگر احکام کو قرآن و سنت، سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا گیا، اس کے بعد اسٹیٹ بنک آف پاکستان اور دیگر شریعہ گورننس کے اصول وضع کرنے والے اداروں کے جاری کردہ شریعہ گورننس فریم ورک کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا۔ جس کی روشنی میں سب سے مضبوط اور موثر شریعہ گورننس فریم ورک اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا جاری کردہ ہے، البتہ اس فریم ورک کو مزید بہتر اور کارآمد بنانے کے لیے چند تجاویز اور سفارشات ذیل میں ذکر کی گئی ہیں۔

سفارشات

۱۔ شریعہ ایڈوائزر کی ذمہ داری

ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بنک کے جاری کردہ فریم ورک کے مطابق شریعہ ایڈوائزر دو اسلامی مالیاتی اداروں کے شریعہ بورڈ کا ممبر ہو سکتا ہے۔ شریعہ ایڈوائزر کے کام کی نزاکت اور اہمیت کے پیش نظر یہ ممکن نہیں کہ شریعہ ایڈوائزر ایک سے زائد اداروں میں اپنی خدمات دے سکے۔ لہذا ایک شریعہ ایڈوائزر کی کسی اور مالیاتی ادارے کے ممبر شریعہ بورڈ کے طور پر بھی خدمات پر پابندی ہونی چاہیے تاکہ وہ مکمل وقت ایک ہی ادارے میں اپنی خدمات دے سکے۔

۲۔ شریعہ ایڈوائزر اور شریعہ بورڈ ممبران اعزازیہ

شریعہ مشیر اور شریعہ سپروائزری بورڈ کے فیصلوں میں آزادی اور خود مختاری کو مزید موثر بنانے کے لیے تجویز ہے کہ شریعہ بورڈ کے ممبران بشمول شریعہ مشیران کی تنخواہ اسلامی بنک کی بجائے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے ذریعے ادا کی جائے۔ اس کے علاوہ شریعہ بورڈ کے وہ ممبران جو کہ بنک کے کل وقتی ملازمین نہیں ہوتے ان کی ماہوار تنخواہ کے بجائے آمدورفت کے اخراجات اور اجلاس کا اعزازیہ بھی دیا جائے۔

۳۔ شریعہ ایڈوائزر کی تعلیمی قابلیت وتربیت

شریعہ ایڈوائزری کے حوالے سے ناقدین کی رائے ہے کہ دینی مدارس کا نصاب اس قابل نہیں کہ اس کے بعد ایک عالم دین مکمل طور پر شریعہ ایڈوائزر کے فرائض سرانجام دے سکے۔ مفتی محمد اقبال اور لطف اللہ

ثاقب نے اپنی کتاب میں وفاق المدارس العربیہ، تنظیم المدارس اور چند دیگر مدارس کے نصاب کو ذکر کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ دینی مدارس کے موجودہ نصاب میں اسلامی مالیات کے حوالے سے تشنگی پائی جاتی ہے جس کو مختلف طریقوں سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

۱. ادارہ بنک کاران پاکستان یا قومی ادارہ برائے بنکنگ اور فنانس (NIBAF) کے تحت شریعہ ایڈوائزرز کے لئے بنکاری سے متعلق کورس تیار کیے جائیں اور شریعہ مشیران اور شریعہ بورڈ ممبران کے لئے ان کورسسز کا کیا جانا لازمی قرار دیا جائے۔

۲. جس طرح اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے کچھ اداروں کے ساتھ معاہدے کر کے وہاں سینٹر آف ایکسی لینس متعارف کروائے ہیں وہاں مفتیان کرام کے لیے بھی کورسسز کا اجرا ہونا چاہیے۔

۳. اس حوالے سے هيئة المحاسبة والمراجعة کے شهادة المراقب والمدقق الشرعي یا شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے جدید معیشت و تجارت کے کورسسز سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۴. كلية الشريعة والقانون، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں اسلامی کمرشل لا میں تخصص کی ڈگری کروائی جاتی ہے جو کہ شریعہ ایڈوائزری اور شریعہ آڈٹ کے لیے موزوں ہو سکتی ہے۔

۴- اندرونی شریعہ آڈٹ (Internal *Sharī'ah* Audit)

اسلامی بنکوں اور مالیاتی اداروں میں شریعہ آڈٹ کے ذریعے تمام معاملات کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی یقین دہانی کروائی جاتی ہے کہ آیا شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کے جاری کردے فتوٰی پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے شریعہ آڈٹ کے ممبران کی تعلیمی قابلیت کے حوالے سے کوئی خاطر خواہ تفصیلات ذکر نہیں کی گئیں۔ شریعہ آڈٹ کے عملے کی رپورٹ کی بنیاد پر شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر اس نتیجے پر پہنچ سکیں گے کہ آیا بنک کے معاملات شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں؟ اسلامی بنکوں میں عموماً فنانس اور چارٹرڈ اکاونٹینٹس کو شریعہ آڈٹ کے لیے تعینات کیا جاتا ہے جن کی اکثریت اسلامی بنکاری سے واقف نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس اگر صرف علما کو ہی شریعہ آڈٹ کرنے کے لیے لگایا جائے تو علما اکاونٹنگ اور فنانس سے واقف نہیں ہوتے۔ اس حوالے سے مندرجہ ذیل چند صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱. ملک بھر میں سینٹر آف ایکسی لینس میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے شریعہ آڈٹ کے عملے کی تربیت کی جائے۔ اس کے علاوہ ان اداروں میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے خصوصی سرٹیفکیٹ پروگرام کا اجرا کیا جائے۔

۲. شریعہ آڈٹ ٹیم میں فنانس اور آڈٹ کے عملے کے ساتھ علما کو بھی شامل کیا جائے تاکہ دونوں قسم کی صلاحیتوں سے فائدہ حاصل کرکے بہتر نتائج حاصل کیے جاسکیں۔

۳. شریعہ آڈیٹر چوں کہ بنک کا اپنا عملہ ہوتا ہے اور بنک سے تنخواہ لیتا ہے لہذا ممکن ہے کہ شریعہ آڈیٹر کی رپورٹ میں کسی قسم کا سقم پایا جائے اس لیے ان کی آزادی کے حوالے سے بھی شریعہ گورننس میں قانون وضع کیا جانا ضروری ہے۔

۴. اسٹیٹ بنک کو چاہیے کہ اندرونی شریعہ آڈیٹرز کے لیے شریعہ آڈٹ کے حوالے سے ہدایات یا مینول جاری کرے جس طرح بیرونی شریعہ آڈٹ کے حوالے سے شریعہ گورننس فریم ورک میں ہدایات موجود ہیں کہ بیرونی شریعہ آڈیٹر، اسٹیٹ بنک کے شریعہ بورڈ کے فتاویٰ، بنک کے شریعہ بورڈ کے فتاویٰ اور اسٹیٹ بنک کے جاری کردہ شرعی قوانین کے تناظر میں آڈٹ کرے گا اسی طرح اندرونی شریعہ آڈیٹرز کے لیے ایک بنیادی ہدایات نامہ جاری کیا جانا چاہیے کہ بنک کی مصنوعات (پراڈکٹس) کا آڈٹ کرتے وقت کن دستاویزات کو دیکھا جائے۔

۵- بیرونی شریعہ آڈٹ (External *Sharī'ah* Audit)

اسلامی بنکوں کے معاملات کی شریعہ مطابقت کے حوالے سے ایک آزاد رائے حاصل کرنے کے لیے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے جاری کردہ شریعہ گورننس میں ان تمام اسلامی بنکوں کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ بیرونی شریعہ آڈٹ کروائیں ۔ لیکن شریعہ گورننس فریم ورک میں اس بات کی وضاحت نہیں ملتی کہ کون لوگ یہ آڈٹ کریں گے مذکورہ گورننس فریم ورک میں صرف "فرم" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ البتہ شریعہ گورننس فریم ورک میں اس حوالے سے مزید وضاحت کی ضرورت ہے جس کے ممکنہ حل کے لیے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

۱- جس طرح کہ ھیئۃ المحاسبۃ والمراجعۃ میں شریعہ آڈٹ کے حوالے سے وضاحت موجود ہے اس کو اختیار کرلیا جائے کیونکہ ھیئۃ المحاسبۃ والمراجعۃ کے مطابق شریعہ آڈیٹر کی قابلیت اتنی ہونی چاہیے کہ

وہ اسلامی بنکوں کے معاملات پر رائے دے سکے۔ یہ ضروری نہیں کہ شریعہ آڈیٹر کی تعلیمی قابلیت شریعہ مشیر کے برابر ہو۔ اس کے علاوہ بیرونی شریعہ آڈٹ فنانشل آڈٹ کا حصہ ہی ہو گا جس میں شریعہ آڈیٹر اسلامی بنک کے مالیات کے علاوہ شریعہ پیروی کے حوالے سے بھی رپورٹ دے گا۔

ب- وہ آڈٹ فرم جو اسلامی بنکوں کا آڈٹ کرتی ہیں وہ اپنی ٹیم میں ایسے علما کو شامل کریں کہ جو شریعہ کے ساتھ ساتھ مالیاتی امور پر بھی عمیق نگاہ رکھتے ہوں۔

ج- آڈٹ فرموں کے عملے کی اسلامی بنکاری اور شریعہ آڈٹ کے حوالے سے تربیت کی جائے تا کہ وہ اسلامی بنکوں کے معاملات پر رائے دے سکیں۔

۶-شریعہ کنسلٹینسی فرم

بیرونی شریعہ آڈٹ اور شریعہ مشاورت کے حوالے سے ایک ممکنہ صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شریعہ کنسلٹینسی فرموں کو فروغ دیا جائے۔ جہاں مستند شریعہ ایڈوائزرز، ماہرین قانون و معیشت اور حساب نویسی و حساب داری کے ماہرین اسلامی بنکوں کو شریعہ آڈٹ اور مشاورت مہیا کر سکیں، جس طرح کہ آڈٹ فرم یہ کام کرتی ہے۔

اس موضوع پر مزید درج ذیل پہلوؤں پر تحقیق کی جا سکتی ہے:

- شریعہ گورننس کی عملی تطبیق کے حوالے سے اعداد و شمار اکھٹے کیے جائیں کہ شریعہ گورننس فریم ورک پر عمل ہو رہا ہے؟
- شریعہ آڈٹ کے طریقہ کار اور عملی مشکلات کے جائزے کی ضرورت ہے۔
- شریعہ ایڈوائزر کی تیاری کے لیے مکمل تعلیمی اور تربیتی نصاب کے خاکے پر تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔